

## Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYALUR RAHMAN,
2. Designation: Associate professor,
3. Department/College: URDU / S. Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAW/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : P.6
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone :  
M.A, 4th Sem, Paper - 14
7. Title/Heading of e-content : HIND ISLAMI SAQAFAT KI TAFHEEM
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb ) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number \* 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to [munodalqaya@gmail.com](mailto:munodalqaya@gmail.com)

26-08-2020

# ہندوستانی ثقافت کی تفہیم

M.A. 4th Sem, Paper-14

مہاؤن کی آمد ہندوستان میں جس حیثیت سے ہی ہوئی ہو، لیکن انہیں اپنے مستقبل کے متعلق مضرب کرنے میں کچھ دیر نہ لگی۔ انہوں نے اسی سرزمین کو اپنا گمانہ بنایا اور اس ملک کی ہوا، زبان اور تہذیب انہیں ایسی لگائی کہ کچھ دنوں کے بعد ملک کے اصلی باشندوں اور ان کے درمیان فرق کرنا مشکل ہو گیا۔ مسلمان اور خاص طور پر عرب جہاں آئے، اپنی تہذیب اور اپنی زبان ساتھ لیتے آئے۔ آج مصر شام اور شمالی افریقہ کی اصلی زبانیں معدوم ہیں اور یہ ملک عرب کا ایک ٹکڑا نظر آتے ہیں۔

لیکن ہندوستان میں مہاؤن کی حالت اس سے بالکل مختلف ہوئی۔ یہی بات تو یہ کہ یہاں عرب پیش قدمی آئے۔ میسور کے ساحلوں پر عرب پہلے ہوا اسلام سے بیشتر آیا کرتے تھے۔ ان کی ایک نو آبادی وہاں غزور قائم ہوئی لیکن ان کے اثرات ساحلی مداخلت سے آگے نہ بڑھ سکے۔ اور خود ان نو آبادیوں کی زبان بھی عربی تاجروں کے میل جول سے ایک قتل و ملیام کی صورت میں تبدیل ہوئی۔ مہاؤن کے آنے کا دوسرا راستہ سندھ کا علاقہ ہے اور صحیح طور پر سب سے پہلے اسی مقام پر عربی اور ہندی تہذیب ایسا آمنا سامنا ہوا۔ یہاں ہی عربوں نے مضرب کرنے میں دیر نہ کی۔ انہوں نے فوراً بدھ مذہب کی طاقت کو توڑ کر برہمنی مذہب اور ویدک تہذیب کے بے راستہ حاف ہیا اور یہ واقعہ ہے کہ اگر مہاؤن کی اعداد نہ ہوتی تو ویدک تہذیب کو بعد کی صدیوں میں یہ عروج حاصل نہ ہوتا اور نہ ہندوستان ایک وحدت کی شکل اختیار کر سکتا۔ سندھ کا علاقہ وہ مقام ہے جہاں سب سے پہلے ایک مشترک تہذیب اور وحدت کی شکل اختیار ہو سکتا۔ ہندو کا علاقہ وہ مقام ہے جہاں سب سے پہلے تصدیق عربی سیاحوں کے بیانات سے ہوتی ہے خاص کر مسعودی، ابن حوقل، مقدسی، ابن خلدون اور ابن بطوطہ۔

صدی پوری کے مباحثوں کی کتابوں میں اس کی کافی خیالاتیں ملتی ہیں۔

اس طرح سندھ میں تو عربی و ہندی تمدن کا مقابلہ تھا۔ اس لیے پتہ برابر رہا۔ فریقین ایک دوسرے سے متاثر ہوئے۔ ہندوستان سے علم و ہنر ات بعد اگلے جہاں انہوں نے علی ان لوگوں کے ترقی میں مدد دی۔ ایک جرم مستشرق ڈی بویر لکھتا ہے:

عرب ہندوستان کو دہائی لیا مہج سرچشمہ سمجھتے تھے۔ عرب مصنفین کی تحریروں سے یہ نظریہ واضح ہوتا ہے کہ یہ فلسفے لیا مولا ہے۔ پر امن تجارت کے ذریعے جن میں اہل عرب ذریعے ہندوستان اور دیگر ممالک کے درمیان واسطہ تھے اور زمانہء مابعد میں اسلامی فتوحات کے پاس میں ہندوستان علم دور تک پہنچا۔ سنسکرت کے سے بیت سے اخلاق اور سیاسی علوم امتثال پہلو سے عربی میں ترقی ہوئی۔ ہندوستان کے قصص و حکایت سے لے کر - ہمت شائستہ کی ایلیا کے ساتھ مل کر دنیا کے اسلام میں غیر مذہبی علوم کے آغاز کی داغ بیل ڈالی

یہ ہے کہ جو قومیں ذرا کافر سے آجین ان کے پاس فوجی و عربی کے علاوہ کوئی جاندار تمدن نہ تھا جو ہندوستان کی شروعات میں وہ بیان کی تہذیب و تمدن پر کچھ اثر ڈال سکے بعد میں وہ خود بیکر متاثر ہو گئے۔ ان کا اپنی تہذیب اور طریقہ حکومت پر جنر متقابل حالات سے متاثر ہوئے۔ گویا نسلیں بالکل مخلوط ہو گئیں اور تو اور دین میں خالص نہ رہا۔ مسند توجیب و ہدایت سے متاثر ہوا، حرم، منبر برات اور دوسرے نئے مذہبی تہذیب اور دینی رنگ میں رنگ لائے۔

یہ روپ قائم نہ ہو سکا ان دونوں کے مہل سے ایک تہذیب ہندوستان آ کر اپنا رنگ قائم نہ کر سکی۔ ہندو تہذیب میں اپنا قریح اقمیہ سکتے ہی یا دوسرے نسلوں میں لے گیا جاسکتا ہے۔

DR. MD. ZEYAU RAHMAN  
Associate professor,  
Dept. of Urdu, S. S. S. College, Arangabad  
Course: M.A. 4th sem, Paper-14  
Title/Heading of E-Content: HIND ISLAMI SAQAFAT KI TAFHEEL  
Whats app No. 9431632576